www.KitaboSunnat.com

قسط نمبر ۳

عورت نکاح میں ولی کی محتاج کیوں ہے؟

تحریر: مولانا محمد صاحب کنگن پوری

گزشتہ دو اقساط میں مسئلہ کی وضاحت قرآنی آیات سے ہو چکی ہے اب اس کی تشریح احادیث نبویہ سے پیش کی جا رہی ہے ——————

حامل قرآن مبلغ فرقان رہبر دو جہاں فداہ ابی دامی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ جو عورت کے نکاح میں ولی کی شرط ہونے پر دال ہیں وہ بے شمار کتب حدیث میں روایت کیے گئے ہیں۔ خصوصاً صحاح ستہ کی کوئی کتاب اس سے خالی نہیں۔ بعض ائمہ نے تو مشہور حدیث لا نکاح الا بولی کے الفاظ سے ہی باب منعقد کیے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے باب من قال لا نکاح الا بولی (ص ۷۶۹) اور ترمذی ص ۱۷۵ میں ہے باب ماجاء لا نکاح الا بولی ابن ماجہ میں ہے لا نکاح الا بولی منتقی ابن تیمیہؒ میں ہے باب لا نکاح الا بولی (ص ۱۰۱ مع نیل) نہ معلوم اور کتنے لوگوں نے ایسا کیا ہے۔ ابوداؤد میں یوں ہے باب فی الولی (ج ۲ ص ۱۹۱) مشکوٰۃ میں یوں ہے باب الولی فی النکاح واستیذان المراۃ۔

مشکوٰۃ میں ہے:۔

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ (اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۵ میں ہے:۔

عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی

ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ میں ہے:۔

عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی (ابوداؤد مع عون المعبود جلد ۲ صفحہ ۱۸۱)

ابن ماجہ صفحہ ۵۸۰ میں ہے:۔

عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی

ملتقی ابن جارود میں یہ حدیث ابوموسےٰ سے چار دفعہ چار سندوں سے انہی الفاظ لا نکاح الا بولی سے روایت کی گئی ہے[1]

ملتقیٰ ابن تیمیہؒ جلد ۶، ۵ صفحہ ۱۰۱ میں ہے:۔

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی (رواہ الخمسہ الا النسائی)

یہ حدیث ابوموسےٰ کے علاوہ اور صحابہ سے بھی مروی ہے چنانچہ ابن ماجہ میں یہ حدیث عائشہ، ابن عباس اور ابوموسےٰ رضی اللہ عنہم تینوں سے روایت کی گئی ہے:۔

عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن عکرمۃ عن ابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی

عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی (ابن ماجہ ج۱ ص۲۹۷)

بلوغ المرام صفحہ ۹۷ میں ہے:۔

عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وروی الامام احمد عن الحسن عن عمران بن الحسین مرفوعا لا نکاح الا بولی وشاہدین رواہ احمد والاربعۃ وصححہ ابن المدینی والترمذی

[1] منتقی ابن جارود مطبوعہ مطبعۃ الفجالۃ الجدیدۃ قاہرہ ص۲۳۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابن حبان واعل بالارسال ــــــــــــــــ

ترجمہ: یعنی ابو بردہ بن ابی موسے اپنے باپ (ابو موسے سے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں اور امام احمد نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ نکاح ولی اور دو شاہدوں کے بغیر جائز نہیں۔ (اس کو امام احمد، سنن اربعہ، ابن مدینی ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ابن مدینی، ترمذی اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس میں مرسل ہونے کی علت بیان کی گئی ہے)[1]

---

[1] اس حدیث کی شرح میں صاحب سبل السلام لکھتے ہیں۔ قال ابن کثیر قد اخرجہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ وغیرھم من حدیث اسرائیل وابوعوانۃ وشریک القاضی وقیس بن الربیع ویونس بن ابی اسحاق وزھیر بن معٰویۃ کلھم عن ابی اسحق کذلک قال الترمذی ورواہ شعبۃ والثوری عن ابی اسحق مرسلا قال والاول عندی اصح ھکذا صححہ عبدالرحمن بن مھدی فیما حکاہ ابن خزیمۃ عن ابن المثنی عنہ وقال علی بن المدینی حدیث اسرائیل فی النکاح صحیح وکذا صححہ البیھقی وغیر واحد من الحفاظ قال ورواہ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ عن جابر مرفوعا قال الحافظ الضیاء باسنادہ رجالہ کلھم ثقات۔

ترجمہ: ابن کثیر نے کہا کہ اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے اسرائیل سے روایت کیا ہے اور ابو عوانہ، شریک قاضی قیس بن ربیع، یونس بن ابی اسحاق اور زہیر بن معاویہ نے ابو اسحاق سے اسی طرح مسنداً روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا شعبہ اور ثوری نے اس کو ابو اسحاق سے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن میرے نزدیک اول یعنی مسنداً ہی صحیح ہے۔ اسی طرح عبدالرحمن بن مہدی نے اس کے مسنداً ہونے کو صحیح کہا ہے جیسا کہ ابن خزیمہ نے ابن مثنی سے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی نے فرمایا کہ اسرائیل کی حدیث جو نکاح کے بارہ میں ہے صحیح ہے۔ اسی طرح امام بیہقی اور دیگر بے شمار حفاظِ حدیث نے اس کو صحیح کہا ہے اور ابو یعلیٰ موصلی نے اس حدیث کو اپنی سند میں جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ حافظ ضیاء نے کہا کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں ــــــــ اس کے بعد صاحب السبل نے لکھا ہے:۔ والحدیث دل علی انہ لا یصح النکاح الا بولی لان الاصل فی النفی نفی الصحۃ لا الکمال والولی ھو الاقرب الی المرأۃ من عصبتھا دون ذوی ارحامھا (سبل السلام ج ۲ ص ۶۴) یعنی یہ حدیث اس پر دال ہے کہ ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں

بقیہ بر ص ۱۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ لا نکاح الا بولی کے علاوہ دیگر احادیث جو ولی کی بغیر نکاح نہ ہونے پر دال ہیں، اور مذکورہ بالا حدیث کی مؤید ہیں ملاحظہ ہوں :۔

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له رواه احمد و الترمذی وابو داود وابن ماجة والدارمی (مشکوٰۃ ص۲۷۱)

(بقیہ حاشیہ ص۴۲۳) کیونکہ نفی میں اصل صحت کی نفی ہے نہ نفی کمال کی اور ولی سے مراد وہ مرد ہے جو عورت کے زیادہ قریب ہو عصبوں سے نہ ذوی الارحام سے ۔۔۔ نیل الاوطار میں ہے :۔ حدیث ابی موسٰی اخرجه ایضاً ابن حبان والحاکم وصححا وذکر له الحاکم طرقا قال وقد صحت الروایة فیه عن ازواج النبی صلی الله علیه وسلم عائشة وام سلمة و زینب ثم سرد ثلاثین صحابیا وقد جمع طرقه الدمیاطی من المتاخرین الخ (نیل الاوطار ج۵، ص۱۱۸) یعنی حدیث ابو موسےٰ (لا نکاح الا بولی) کو امام ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا اور صحیح کہا ہے اور حاکم نے اس کی بہت سی سندیں ذکر کی ہیں اور کہا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے کے بارہ میں ازواج مطہرات عائشہ، ام سلمہ، زینب وغیرہ تیس صحابہؓ رضی اللہ عنہم اجمعین سے حدیثیں مروی ہیں اور متاخرین سے دمیاطی نے اس کی تمام سندوں کو جمع کیا ہے۔ حاصل یہ کہ حدیث لا نکاح الا بولی اتنے کثیر طرق سے مروی ہے کہ اس کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا محدثین نے اس کی صحت کا حکم لگایا ہے جیسا کہ مختصراً مذکورہ بالا عبارت میں گزر چکا ہے۔ میں اس بحث کو طول دے کر قارئین کے ذہن کو اصل مسئلہ زیر بحث سے دور لے جانا مناسب نہیں سمجھتا اگر ضرورت متقضی ہوئی تو خاتمہ پر مستقل بحث کر دی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔۔۔۔۔۔ ہاں امام نوویؒ کا قول اس کی صحت کے بارہ میں نقل کیے دیتا ہوں جیسا کہ فرماتے ہیں ولکن لما صح قوله صلی الله علیه وسلم لا نکاح الا بولی مع غیره من الاحادیث الدالة علی اشتراط الولی یتعین احتمال الثانی (نووی ج۱ ص۴۵۵) خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حدیث لا نکاح الا بولی صحیح ہے اور اس بارہ میں اور بھی بہت سی حدیثیں اس کی مؤید ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوغ المرام میں ہے اخرجه الاربعة الا النسائی و صححه ابو عوانة و ابن حبان والحاکم (ص ۶۹)

ترجمہ: یعنی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ نکاح باطل ہے، باطل ہے باطل ہے۔ اگر خاوند اس سے صحبت کر بیٹھے تو عورت کے لیے مہر ہے۔ اگر اولیاء آپس میں تنازعہ کریں اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکے تو حاکم ولی ہے۔ اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور بلوغ المرام میں ہے اس کو سنن اربعہ نے سوائے نسائی کے اور ابو عوانہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور ابو عوانہ ابن حبان اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔ نیز اس کو یحییٰ بن معین نے بھی صحیح کہا ہے جیسا کہ سبل السلام میں ہے۔

نیز سبل السلام میں ہے وفی الحدیث دلیل علی اعتبار اذن الولی فی النکاح وهو یعقدہ لها او عقد وکیله ــــــــــ یعنی یہ حدیث اس پر دال ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح معتبر نہیں یا ولی خود اس کا نکاح پڑھے یا اس کا وکیل (سبل السلام ج ۲ ص ۶۴)

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأة المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانیة هی التی تزوج نفسها رواہ ابن ماجہ (مشکوٰة ص ۲۷۱)

بلوغ المرام میں ہے رواہ ابن ماجہ والدار قطنی ورجاله ثقات

ترجمہ: ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت نہ کسی عورت کا نکاح کرائے نہ اپنی ذات کا کیونکہ جو عورت اپنا نکاح خود بغیر ولی کے کراتی ہے وہ زانیہ ہے یعنی عورت نہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے اور نہ کسی دوسری کی ولی بن سکتی ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گی تو وہ نکاح نہیں ہوگا زنا ہوگا (اس حدیث میں بغیر ولی کے نکاح پر کتنی سخت وعید ہے کہ اس کو زانیہ فرمایا ہے۔ آخرت میں زانیہ کی سزا اس کو ملے گی۔) اس حدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں (بلوغ المرام ص ۶۹)

سبل السلام جلد ۲ ص ۶۵ میں ہے فیه دلیل علی المرأة لیس لها ولایة فی النکاح لنفسها ولا لغیرها الخ

ترجمہ: یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت کو اپنا یا دوسری عورت کا نکاح کرانے میں حق جائز نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی جمہور کا قول ہے ـــــــــــــــــــــــــــــ

مذکورہ بالا احادیث صحیح ہیں جیسا کہ بندہ نے ہر حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کی صحت بھی محدثین سے نقل کردی ہے پھر بھی بعض لوگ خواہ مخواہ ان احادیث کی صحت وضعف پر طویل بحث شروع کر دیتے ہیں حالانکہ محدثین کرام رحمہم اللہ نے ان کی ہر علت واعتراض کا مفصل جواب لکھ دیا ہے جو اپنا اطمینان کرنا چاہیے وہ شروحات حدیث فتح الباری، نیل الاوطار اور عون المعبود وغیرہ خصوصاً سبل السلام شرح بلوغ المرام دیکھے اگر انصاف اور خدا خوفی سے کام لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ تسلی ہو جائے گی۔

نیز یہ ایسا مسئلہ ہے جو غالباً حدیث کی کل کتابوں صحاح ستہ وغیرہ ـــــــ میں موجود ہے چنانچہ بہت سی کتب حدیث کے حوالے گزر چکے ہیں آگے صحیحین سے ہی نقل کروں گا۔ پھر خواہ مخواہ انکار کرنا اور اس کے خلاف فتوے دینا انصاف وایمان کے تقاضا کے خلاف ہے اور اس کا موجب تقلید شخصی ہے۔ اب بخاری شریف جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اور صحیح مسلم جس کی صحت وشان صحیح بخاری کے بعد مسلمہ ہے، سے ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں امام بخاری نے باب من قال لا نکاح الا بولی منعقد کیا ہے چونکہ مذکورہ بالا احادیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھیں لہٰذا انہوں نے دیگر احادیث سے جو ان کی شرط پر ہیں اور بعض آیات سے استدلال کیا ہے، چنانچہ پہلے آیات ذکر کی ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

لقول اللہ تعالیٰ فلا تعضلوھن فدخل فیہ الثیب وکذلک البکر وقال لا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا وقال وانکحوا الایامی منکم

مولانا وحید الزمان نے اس کا یوں ترجمہ فرمایا ہے:۔

"بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو (اے عورتوں کے اولیاء) تم کو ان کا روکنا درست نہیں (یعنی نکاح نہ کرنے دینا) اس میں ثیبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آ گئیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا (عورتوں کے اولیاء) تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو اور ـــــ سورہ نور میں فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کر دو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اس ترجمہ پر مولانا مرحوم نے حواشی بھی دیے۔ حاشیہ نمبر ۱ میں فرماتے ہیں:

"اہل حدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جب عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو حاکم یا بادشاہ اس کا ولی ہے اور اس باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں جن کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے۔

ایک ابو موسیٰ کی حدیث ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نکالا اور حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت آپ نکاح کرے۔۔۔۔ اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے نکالا جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا آپ نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے باطل، باطل۔۔۔۔ اور امام ابو حنیفہ نے برخلاف ان احادیث کے یہ کہا ہے کہ بالغہ آزاد عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے۔۔۔۔ قسطلانی نے کہا، اب اگر کوئی عورت بغیر ولی اپنا نکاح آپ کرے اور شوہر اسی سے صحبت کرے تو اس پر حد زنا تو نہ پڑے گی لیکن مہر مثل لازم ہو گا اور سزا دی جائے گی۔ اگر وہ جانتا ہو کہ ایسا کرنا حرام ہے۔"

- حاشیہ نمبر ۲ میں جو آیت فلا تعضلوھن پر لکھا ہے وہ یہ ہے کہ:

"۔۔۔۔ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روکنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔"

- حاشیہ نمبر ۳ جو فدخل فیہ الثیب وکذلک البکر پر لکھا ہے وہ یہ ہے کہ:

"بغیر ولی کے کسی کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔" ــــــــــــــــــــــــــ

- حاشیہ نمبر ۴ جو آیت لا تنکحوا المشرکین و انکحوا الایامیٰ منکم پر لکھا ہے فرماتے ہیں:

"ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کی طرف خطاب کیا کہ نکاح نہ کرو یا نکاح کر دو تو معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے۔"

اس کے بعد امام بخاری نے چار حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دونوں حضرت عائشہ سے مروی ہیں، تیسری حضرت عمرؓ سے اور چوتھی معقل بن یسار سے جو کافی طویل ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے جس شخص سے مناسب سمجھے کر دے، جہاں نہ مناسب سمجھے نہ کرے۔ ہاں عورت کی رضا و اجازت بھی ضروری ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل یہ کہ صحیح بخاری میں امام بخاری نے آیات واحادیث سے خوب ثابت کر دیا کہ ولی کے بغیر کسی عورت (ثیبہ ہو یا باکرہ) کا نکاح نہیں ہوتا۔

اس کے بعد صحیح مسلم ملاحظہ ہو ——— شرح نووی میں اگرچہ لا نکاح الا بولی کے الفاظ سے کوئی عنوان موجود نہیں لیکن مطابق تبویب نووی جو حدیثیں "باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت" میں ذکر ہوئی ہیں وہ بھی ولی کی ولایت کے معتبر ہونے پر دال ہیں ——— اس باب میں امام مسلم نے کئی حدیثیں ذکر کی ہیں جو میں مشکوٰۃ سے نقل کرتا ہوں۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول الله وکیف اذنها قال ان تسکت (متفق علیه)

ترجمہ: یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت سے مشورہ لیے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور باکرہ سے بھی اذن طلب کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا، اس کا اذن کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا۔ (مسلم بخاری نے اس کو روایت کیا۔ مشکوٰۃ ص۲۷۰ مسلم

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الایم احق بنفسها من ولیها والبکر تستاذن فی نفسها واذنها صماتها وفی روایة قال الثیب احق بنفسها من ولیها والبکر تستامر واذنها سکوتها وفی روایة قال الثیب احق بنفسها من ولیها والبکر یستاذنها ابوها فی نفسها واذنها صماتها (رواه مسلم مشکوٰۃ ص۲۷۰ مسلم ج۱ ص۴۵۵)

ترجمہ: ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نفس پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے[1] اور باکرہ سے بھی مشورہ لیا جائے اور اس کی خاموشی اس کا اذن ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بیوہ اپنے نفس پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ سے اس کا باپ اذن طلب کرے اور خاموشی اس کا اذن ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ مشکوٰۃ

ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء کو ہی (جیسا کہ ایک روایت میں باپ کی

[1] زیادہ حق رکھنے سے ولی کا حق ختم نہیں ہو جاتا لہٰذا ثیبہ بھی ولی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ اس کی پوری تفصیل آئندہ آئیگی ان شاء اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصریح موجود ہے (حکم دیا کہ ثیبہ کا نکاح جب تک وہ بول کر صراحتاً اجازت نہ دے نہ کریں اور باکرہ کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کریں مگر اس کی اجازت کے لیے بولنا ضروری نہیں بلکہ سکوت بھی کافی ہے۔

یہ حدیثیں جیسے اس بات پر دال ہیں کہ عورت کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں اسی طرح اس پر بھی دال ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ آپ نے اولیاء کو ہی اجازت لے کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ غیر اولیاء کو۔ معلوم ہوا کہ یہ کام اولیاء کے ہی سپرد ہے اور وہی اس کو انجام دے سکتے ہیں۔ ان کے کرنے سے ہی ہوگا ورنہ نہیں۔

اس کے بعد صحیح مسلم میں ایک دوسرا عنوان موجود ہے۔ "باب جواز تزویج الاب البکر الصغیرۃ" (یعنی باپ اگر اپنی چھوٹی سی بچی بے شعور کا نکاح کر دے تو جائز ہے [1]) اس باب میں امام مسلم نے حضرت عائشہ کے نکاح کا واقعہ متعدد طرق سے بیان کیا ہے کہ آپ بیان فرماتی ہیں کہ میرا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ ولی (باپ وغیرہ) کو اس قدر حق حاصل ہے کہ وہ بے شعور بچی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر بھی کر سکتا ہے کیونکہ بے شعوری میں لڑکی سے اجازت لینا بے معنی ہے۔

پس صحیح بخاری کی طرح صحیح مسلم سے بھی ثابت ہو گیا کہ عورت کے نکاح میں ولی کا دخل و اختیار ہے۔ وہ نکاح کر بھی سکتا ہے اور روک بھی سکتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ صحاح ستہ وغیرہ کی احادیث صحیحہ صریحہ مرفوعہ سے ثابت ہو گیا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ولی مرد ہی ہو سکتا ہے عورت نہیں ہو سکتی۔ عورت نہ اپنا نکاح کر سکتی ہے نہ ہی دوسری عورت کا کرا سکتی ہے۔

آئندہ قسط میں صحابہ کرام کا مسلک بیان کیا جائے گا جو سب اس پر متفق ہیں کہ عورت کے لیے نکاح میں ولی ضروری ہے ــــــــــــــــ

[1] کوئی یہاں بلوغت کے بعد خیار بلوغ کا شبہ نہ کرے کیونکہ وہ بنزلہ لڑکی کی اجازت کے ہے جو ولی کے لیے ضروری ہے جیسا کہ احادیث میں گزر چکا ہے۔ (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ